

6333 - عی سی علی ه السلام كی پی دائش

كی س سے ہوئ ۔

سوال

كيا يہ ممكن ہے كہ آپ مجھے يہ بتا سكيں كہ حمل كے لحاظ سے نبى عيسى عليه السلام كى پيدائش كيسے ہوئ ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

1 - الله تعالى نے جبريل امين عليه السلام كويہ حكم ديا كہ وہ مريم عليها السلام كے گريبان ميں پھونك ماريں اور گريبان قميص كى گردن اور سر داخل كرنے كى جگہ ہے تو الله تعالى كے حكم سے پھونك رحم ميں جانے كے بعد روح بن گئ ، اور الله تعالى نے عيسى عليه السلام كى پيدائش كى ابتدا كا ذكر كرتے ہوئے فرمايا ہے :

اور وہ پاك دامن بى بى جس نے اپنى عصمت كى حفاظت كى ہم نے اس كے اندر اپنى روح پھونك دى پھر الله تعالى نے بيان فرمايا كہ وہ پھونك اس كے رحم ميں پہنچ گئ -

الله تبارك وتعالى كا ارشاد ہے :

اور مريم بنت عمران (كى مثال بيان فرمائ) جس نے اپنى عزت و ناموس كى حفاظت كى پھر ہم نے اپنى طرف سے اس ميں روح پھونك دى

اور الله تعالى كا فرمان ہے :

اس نے جواب ديا ميں تو الله تعالى كا بھيجا ہوا قاصد ہوں تجھے ايك پاكيزہ لڑكا ہبہ كرنے آيا ہوں -

يہ آيت اس پر دلالت كرتى ہے كہ پھونك مارنے والے جبريل امين عليه السلام تھے ، اور انہوں نے يہ كام الله تعالى كے حكم كے بغير نہيں كيا -

2 - مدت حمل كے متعلق بعض مفسرين كے مختلف اقوال ہيں :

- يہ كہ يہ حمل چند لحظات كا تھا ، تو يہ قول غير واضح ہے اور اس پر كوي نص دلالت نہيں كرتى اور اگر ايسے ہي

ہوتا تو آیت میں یہی چیز ہوتی ، تو یہ ممکن تھا کہ وہ اسے تسلیم کر لیتے کہ یہ عادی حمل نہیں جو کہ عورتوں کو ہوتا ہے ، اور پھر وہ اس پر زنا کی تہمت نہ لگاتے جیسا کہ انہوں نے یہ کہا کہ وہ کہنے لگے کہ اے مریم ! تو بہت ہی بری چیز لائی ہے ۔

ذیل میں اہل تفسیر میں سے دو عظیم اماموں کی کلام ذکر کرتے ہیں ، ان میں سے ایک تو گذر چکے ہیں اور وہ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں ، اور دوسرے معاصرین میں سے ہیں جو کہ شنیطی رحمہ اللہ تعالیٰ ہیں انہوں نے اس معاملہ میں فرمایا ہے :

3 - ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

عیسیٰ علیہ السلام کے حمل کی مدت کے متعلق مفسرین کے اقوال مختلف ہیں ، جمہور سے یہ مشہور ہے کہ یہ حمل نو مہینہ کا تھا ، اور ابن جریج فرماتے ہیں کہ مجھے مغیرہ بن عتبہ بن عبد اللہ الثقفی نے بتایا کہ میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا اور مریم علیہا السلام کے حمل کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا انہیں حمل ہوا اور اسی وقت پیدائش ہوگئی !!

یہ قول غریب ہے لگتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے ظاہر سے لیا گیا ہے فرمان باری تعالیٰ ہے :

تو وہ حاملہ ہوگئی اور اسی وجہ سے وہ ان سے علیحدہ ہو کر ایک دور جگہ پر چلی گئیں ، پھر درد زہ اسے ایک کھجور کے تنے کے پاس لے آیا

تو یہاں پر حرف فاء اگرچہ تعقیب کے لئے ہے لیکن ہر چیز کی تعقیب اس کے حسب حال ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

یقیناً ہم نے انسان کو مٹی کے جوہر سے پیدا کیا ، پھر اسے نطفہ بنا کر محفوظ جگہ میں قرار دے دیا ، پھر ہم نے نطفہ کو جما ہوا خون بنایا ، پھر اس خون کے لوتھڑے کو گوشت کا ٹکڑا کر دیا ، پھر گوشت کے ٹکڑے کو ہڈیاں بنا دیں تو اس آیت میں فاء اس کے حسب حال ہے ۔

اور حدیث میں یہ بات ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (کہ ہر دو صفتوں کے درمیان چالیس دن ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3208) صحیح مسلم حدیث نمبر (2643)

اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے :

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل فرماتا ہے تو زمین سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے ۔

تو مشہور اور ظاہر یہ ہے کہ - اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے - کہ مریم علیہا السلام کا حمل بھی ایسا ہی تھا جس طرح کہ عام عورتیں اپنی اولاد سے حاملہ ہوتی ہیں -

جب مریم علیہا السلام نے اپنی قوم سے شک و تہمت محسوس کی تو ان سے ایک دور جگہ پر علیحدہ ہو گئیں تاکہ وہ اسے نہ دیکھیں اور مریم علیہا السلام انہیں نہ دیکھ سکیں ، اور لوگوں سے چھپ گئیں اور ان کے اور اپنے درمیان پردہ کر لیا کہ وہ انہیں اور اسے کوئی نہ دیکھ سکے -

تفسیر ابن کثیر (3 / 122)

4 - اور شیخ شنفیطی رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

اور مریم علیہا السلام کا وہ حمل جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اس کی مدت میں علماء کے اقوال کو ہم اس لئے ذکر ہی نہیں کرتے کہ ان کی کوئی دلیل نہیں اور ان اقوال میں سب سے زیادہ ظاہر وہ ہے کہ یہ حمل ایسا ہی حمل تھا جو کہ عادتاً عورتوں کو ہوتا ہے اگرچہ یہ حمل کی ابتداء اور اسکا ہونا خارق عادت تھا ، واللہ تعالیٰ اعلم -
اضواء البیان (4 / 264)

5 - اور بعض جاہلوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے :

اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح کا ایک حصہ ہیں !!

تو اس قول اور استدلال کی ضلالت و گمراہی کو ابن قیم رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

اور رہی یہ بات کہ ان کا یہ اس اضافت سے استدلال کرنا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی اضافت اپنی طرف فرمائی ہے :
اور میں نے اس میں اپنی روح پھونکی تو یہ ضروری ہے کہ اس کا علم ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت کی دو قسمیں ہیں :

اول : ایسی صفات جو کہ بنفسہ قائم نہیں ، مثلاً ، علم اور قدرت ، اور کلام ، اور سمع و بصر ، تو ان صفات کی اضافت موصوف کی طرف ہے تو اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی کلام اور ارادہ اور قدرت اور رحیات اور اللہ تعالیٰ کی صفات غیر مخلوقہ ہیں اور ایسے ہی اللہ تعالیٰ کا چہرہ اور ہاتھ -

دوم : ایسی اضافت جو کہ عین اور اس سے منفصل اور علیحدہ ہو مثلاً بیت ، ناقہ ، عبد اور رسول ، اور روح ، تو یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف اور مصنوع چیز کی اضافت اس کے صانع کی طرف ہے ، لیکن یہ اضافت تخصیص اور تشریف کی حیثیت رکھتی ہے جس سے مضاف کی دوسری اشیاء سے تمیز ہوتی ہے مثلاً بیت اللہ ،

حالانکہ سب گھر اللہ تعالیٰ کی ہی ملکیت ہیں ، اور اسی طرح ناقۃ اللہ ، حالانکہ سب اونٹنیاں اللہ تعالیٰ کی ملکیت اور مخلوق ہیں ، لیکن یہ اضافت اس کی ہیئت کی طرف ہے جو کہ محبت اور تکریم و شرف کی متقاضی ہے بخلاف اضافت عامہ کے جو اس کی ربوبیت کی طرف ہو جس کا تقاضا خلق اور ایجاد ہے ۔

تو اضافت عامہ ایجاد اور اضافت خاصہ اختیار کا تقاضی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ جو چاہتا پیدا کرتا اور جسے چاہتا اختیار کرتا ہے ، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا اور جسے چاہتا ہے اختیار کرتا ہے تو روح کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف اضافت خاصہ میں سے ہے نہ کہ اضافت عامہ میں سے ، اور نہ ہی اضافت صفات میں سے ہے ، تو آپ اس موضوع پر غور کریں تو آپ کو بہت ساری انگمراہیوں سے خلاصی ہوگی جس میں لوگ پڑے ہوئے ہیں ۔ اھ الروح (ص 154 - 155)

تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی یہ صفت کہ وہ روح اللہ ہیں یہ باب تکریم اور تشریف سے ہے اور یہ اضافت (یعنی روح کی لفظ جلالہ کی طرف اضافت) صفت کی موصوف کی طرف اضافت نہیں جیسا کہ عبد اللہ اور وجہ اللہ ، ہے بلکہ یہ مخلوق کی اضافت اس کے خالق کی طرف ہے جیسے کعبہ کی اضافت ہے اور یہ کہا جاتا ہے کہ بیت اللہ ، اور اسی طرح ناقۃ اللہ ، جو کہ اللہ تعالیٰ وہ معجزہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صالح علیہ السلام کو دیا تھا ۔

واللہ تعالیٰ اعلم ۔